Regd No. L. 5254
بسم اللہ الرحمن الرحیم
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹
روزنامہ
تار کا پتہ:۔ ڈیلی الفضل لاہور

الفضل

فی پرچہ ۱ر
یوم سہ شنبہ
محرم الحرام ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۳/۸ | ۲۱ تبوک ۱۳۳۳ ہش | ۲۱ ستمبر ۱۹۵۴ء | نمبر ۱۵۶

273

ہندوستان میں پاکستان کے ہائی کمشنر مسٹر غضنفر علی خاں نے استعفےٰ دے دیا

کراچی ۲۰ ستمبر۔ ہندوستان کے ہائی کمشنر مسٹر غضنفر علی خاں نے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ حکومت نے ان کا استعفیٰ منظور کر لیا ہے۔ وزارت خارجہ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ عبدالرحمن خان صاحب جو نئی دہلی میں ڈپٹی ہائی کمشنر ہیں ہائی کمشنر کے فرائض سرانجام دیں گے۔

بیگم لیاقت علی خاں نے تقرری کے کاغذات پیش کر دیئے

ہیگ ۲۰ ستمبر۔ ہالینڈ میں پاکستان کی سفیر بیگم لیاقت علی خاں نے ملکہ جولیانا کو اپنی تقرری کے کاغذات پیش کر دیئے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی صحت

لاہور ۲۰ ستمبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ رات حضرت میاں صاحب کو بے خوابی کی تکلیف رہی قبض کی بھی شکایت ہے۔ تاہم آج عام طور پر طبیعت بہتر رہی۔ احباب حضرت میاں صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی کی قادیان کو واپسی

حضرت بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی جو قریباً چار ماہ سے قادیان سے پاکستان آئے ہوئے تھے اپنا زیادہ وقت ربوہ میں گزارنے کے بعد آج مورخہ ۲۰/۹/۵۴ کو واپس قادیان روانہ ہو گئے۔

میجر جنرل سکندر مرزا چھٹی پر

ڈھاکہ ۲۰ ستمبر۔ گورنر مشرقی بنگال میجر جنرل سکندر مرزا کل سے چھٹی پر جا رہے ہیں۔ وہ کل صبح ڈھاکہ سے روانہ ہو جائیں گے۔ مشرقی بنگال ہائی کورٹ کے چیف جسٹس سر ٹامس ایلس، قائمقام گورنر جنرل کے فرائض سرانجام دیں گے آپ کل تیسرے پہر گورنمنٹ ہاؤس کے دربار ہال میں اپنے عہدے کا حلف اٹھائیں گے۔

مجلس دستور ساز نے پروڈا کی منسوخی کا فیصلہ کر لیا

کراچی ۲۰ ستمبر۔ آج مجلس دستور ساز نے پروڈا کی منسوخی کا فیصلہ کر لیا۔ مسٹر ایم۔ ایچ گزدر نے اس سلسلہ میں جو بل پیش کیا تھا یہ فیصلہ اسی کے مطابق کیا گیا ہے۔ پیرزادہ عبدالستار نے بل میں دو ترمیمیں پیش کیں جو قبول کر لی گئیں۔ ان کا نتیجہ یہ ہو گا کہ گورنر جنرل یا گورنروں کے پاس اس وقت پروڈا کے جو مقدمے پیش ہیں وہ ختم سمجھے جائیں گے۔ البتہ پچھلے فیصلوں پر اس کا کوئی اثر نہ پڑے گا۔ اور نہ ہی ان مقدمات پر جو اس ماہ کی پہلی تاریخ تک عدالت یا کسی ٹریبونل کے سامنے پیش تھے۔ آج مجلس دستور ساز میں ریاستوں کے بارے میں بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی نئی سفارشات بھی پیش کی گئیں۔ ان سفارشات کے تحت حکومت

حکومت پاکستان اقتصادی امداد کے پروگرام کے تحت امریکہ سے روزمرہ کے استعمال کی چیزیں منگوائیگی

منیلا کانفرنس کی رپورٹ حکومت کو موصول ہو گئی ہے۔ کراچی میں وزیر اعظم کی پریس کانفرنس

کراچی ۲۰ ستمبر۔ وزیر اعظم مسٹر محمد علی نے آج کراچی میں ایک پریس کانفرنس میں بتلایا کہ حکومت پاکستان نے اقتصادی امداد کے پروگرام کے تحت امریکہ سے روزمرہ کے استعمال کی اور زیادہ چیزیں طلب کی ہیں۔ آپ نے کہا کہ حکومت روزمرہ کے استعمال کی چیزوں کی قیمتیں کم کرانی چاہتی ہے۔ آپ نے اہل پاکستان کی ہمت کی بڑی تعریف کی جنہوں نے طویل المیعاد اقتصادی ترقی کی خاطر زبردست تکلیفیں برداشت کیں۔ مسٹر محمد علی نے کہا کہ وہ بدھ کو امریکہ جانے کے لئے لنڈن روانہ ہو جائیں گے۔ آپ نے کہا میں واشنگٹن میں باہمی مفاد کے امور کے بارہ میں امریکی حکام سے بات چیت کروں گا۔ میں اقتصادی امداد کے سوال کے بارہ میں بھی ان سے بات چیت کروں گا۔ انہوں نے کہا میرا لنڈن کا دورہ نجی ہو گا۔ امریکہ سے میں کینیڈا جاؤں گا۔ کینیڈا کے وزیر اعظم مسٹر سان لوراں اس سال کے شروع میں پاکستان آئے تھے۔ اب میں کینیڈا جاؤں گا۔ مسٹر محمد علی نے ایک اخباری نمائندے کے سوال کے جواب میں کہا کہ حکومت کو منیلا کانفرنس کی ایک رپورٹ موصول ہوئی ہے۔ اس رپورٹ پر پوری طرح غور کرنے کے بعد حکومت جنوب مشرقی ایشیا کے دفاعی ادارے میں شامل ہونے کے متعلق کوئی فیصلہ کرے گی۔ آپ نے کہا کہ وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے میثاق کے معاہدے پر محض اس لئے دستخط کئے تھے۔ تاکہ اسے حکومت کے پاس بھیج دیں۔ پاکستان نے اس سلسلے میں پہلے سے کوئی ذمہ داری قبول نہیں کی۔ مسٹر محمد علی نے کہا کہ افغانستان کے وزیر خارجہ سے ان کی بات چیت غیر رسمی تھی۔ تاہم وہ کافی کامیاب رہی۔ لیکن حکومت پختونستان کے سوال پر کوئی بات چیت کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔

یو۔پی کے مسلمان بددلی اور مایوسی کا شکار ہیں

صوبائی کانگریس کمیٹی کے صدر کا اعتراف

لکھنؤ ۲۰ ستمبر۔ یو۔پی کانگریس کمیٹی کے صدر مسٹر الگو رائے شاستری نے اس امر کا اعتراف کیا ہے کہ یو۔پی کے مسلمانوں میں بددلی اور مایوسی پائی جاتی ہے۔ انہوں نے یو۔پی کانگریس کمیٹی کی مجلس عاملہ کے اجلاس میں کہا کہ اس مایوسی اور بددلی کے دو بڑے سبب ہیں۔ پہلا سبب یہ ہے کہ مسلمانوں کو سرکاری ملازمتوں میں پوری نمائندگی نہیں ملتی۔ اور دوسرا سبب اردو زبان کا مسئلہ ہے۔ اجلاس میں حالیہ فرقہ وارانہ فسادات پر بھی غور کیا گیا۔ جن میں مسلمانوں کی کئی جانیں ضائع ہوئیں۔ اور ان کی املاک کو جلا دیا گیا یا نقصان پہنچایا گیا۔ مسٹر الگو رائے شاستری نے کہا۔ کہ ان فسادات کو غیر معمولی اہمیت نہیں دی جا سکتی۔ ان فسادات کا سبب یہ ہے کہ فرقہ وارانہ جماعتیں مثلاً ہندو مہاسبھا۔ راشٹریہ سیوک سنگھ اور رام راجیہ پریشد پاکستان بننے سے خوش نہیں ہیں۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ کانگریس کی حامی جماعت جمعیۃ العلمائے ہند کے لیڈروں مولانا حسین احمد مدنی اور مولانا حفظ الرحمن نے مجلس عاملہ کے اجلاس میں شرکت کرنے سے انکار کر دیا۔

۴۴ بہاولپور اور خیرپور۔ کے۔ گورنروں کا صوبہ بنا دیا جائے گا۔ بلوچستان کے لئے بھی گورنری صوبہ کی سفارش کی گئی ہے۔ البتہ بلوچستان کی ریاستوں کی یونین بلوچستان کا خاص علاقہ سمجھی جائے گی۔ اسی طرح صوبہ سرحد کی چار ریاستیں اور قبائلی علاقہ صوبہ سرحد کے خاص علاقے ہوں گے۔

سرحدی حملے ہندوستان کی طرف سے بھی ہوتے ہیں

پارلیمنٹ میں پنڈت نہرو کا اعتراف

نئی دہلی ۲۰ ستمبر۔ ہندوستان کے وزیر اعظم مسٹر نہرو نے آج پارلیمنٹ میں ہندوستان اور پاکستان کے سرحدی حملوں کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ اس ضمن میں یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ اس قسم کے حملے ہندوستان کی طرف سے بھی کئے جاتے ہیں۔ یہ معمولی جھگڑے ہیں۔ اور انہیں کوئی غیر معمولی اہمیت حاصل نہیں۔ یہ حملے عموماً چوروں اور ڈاکوؤں کی طرف سے مویشی چرانے کے لئے کئے جاتے ہیں۔ چند ہی واقعات سنگین نوعیت کے ہیں۔ جن میں فوجی سپاہیوں نے حصہ لیا۔ ان جھگڑوں کی وجہ یہ ہے کہ دونوں ملکوں کی سرحدیں طے نہیں ہوئیں اور سمجھ میں نہیں آتا کہ انہیں ریڈکلف ایوارڈ کے مطابق کس طرح عملی جامہ پہنایا جائے گا۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے انصاف پریس لاہور سے طبع کرا کر دفتر الفضل میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا
ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر

کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اولاد کی تربیت جنت حاصل کرنے کا ذریعہ ہے

عن ابي سعيد ن الخدري قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من كانت لہ ثلاث بنات او ثلاث اخوات او بنتان او اختان فاحسن صحبتهن واتقی اللہ فيهن فلہ الجنۃ ۔ (جامع ترمذی)

ترجمہ:۔ حضرت ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص کی تین لڑکیاں یا تین بہنیں ہوئیں۔ یا دو لڑکیاں یا دو بہنیں ہوئیں۔ پھر اس نے ان کی تربیت کو اچھے طور پر کیا۔ اور ان کے بارہ میں اللہ کا تقویٰ اختیار کیا۔ اس کے لئے جنت ہے۔

تعلیم الاسلام کالج ربوہ

فرسٹ ایر اور تھرڈ ایر کا داخلہ آرٹس اور سائنس (میڈیکل و نان میڈیکل) کلاسز بروز ہفتہ ۲۵ ستمبر سے تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں لیا جائے گا۔ انٹرمیڈیٹ اور بی اے میں فیل شدہ طلباء کی تدریس کا خاص انتظام کیا گیا ہے۔ مستحق غریب اور اعلیٰ نمبر حاصل کرنے والے طلباء کو فیس کی مراعات اور دیگر وظائف دیئے جاتے ہیں۔ اپنے مصدقہ پرویژنل اور کیرکٹر سرٹیفکیٹ مجوزہ فارم داخلہ کے ساتھ لف کرکے پیش کریں۔ کالج پراسپکٹس دفتر کالج سے مفت طلب فرمائیں۔ ہوسٹل اور کالج کی نئی اور شاندار بلڈنگ پنجاب یونیورسٹی سے منظور ہو چکی ہے۔ پرنسپل (مرزا ناصر احمد ایم۔ اے آکسن)

خادم کا سامان

سالانہ اجتماع جو ۵-۶-۷ نومبر ۱۹۵۴ء کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ جملہ شامل ہونے والے خدام کو اپنا سامان ساتھ لانا چاہیئے۔ اس سامان کا ہر خادم کے پاس ہر وقت موجود رہنا نہایت ضروری ہے۔ تھیلہ۔ پلیٹ۔ گلاس یا مگ۔ پٹی چار انچ چوڑی اور دو گز لمبی یا ۳۰ × ۳۰ × ۴۰ کا تکون رومال بجنے ہوئے چنے۔ رسی۔ چاقو۔ سوئی دھاگہ۔ دیا سلائی۔ پنسل اور اگر سہولت ہو۔ تو ٹارچ بھی رکھنی چاہیئے۔ اسی طرح ہر خادم کے پاس اس کا نشانِ رکنیت یعنی بیج ہونا ضروری ہے۔ (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اپنے مکمل پتہ سے مطلع فرمایئے

مندرجہ ذیل موصی احباب اگر خود یہ اعلان پڑھیں۔ یا وہ دوست پڑھیں جو ان اصحاب میں سے کسی صاحب کے موجودہ پتہ کا علم رکھتے ہوں۔ تو براہ کرم وہ ان کے مکمل موجودہ پتہ سے دفتر ہذا کو مطلع فرماویں۔ وصیت کے بارہ میں ضروری خط و کتابت کے لئے اس کی ضرورت ہے۔ دفتر ہذا کے ریکارڈ کی رو سے ان کے آخری پتہ جات درج ذیل ہیں۔ نیز تمام موصی صاحبان اس امر کو نوٹ کریں کہ وہ تبدیلی سکونت کی اطلاع باقاعدہ دفتر ہذا کو کرتے رہا کریں تاکہ کام میں رکاوٹ پیدا نہ ہو۔ اور وقت ضائع نہ ہو۔

نمبر وصیت	نام موصی	ولدیت	پتہ سابقہ
(۱) ۵۷۷	مکرم خلیفہ بشیر الدین صاحب	ولد خلیفہ رشید الدین صاحب	ماڑی پور کراچی
(۲) ۷۷۹	مکرم فضل دین صاحب	ولد شادی صاحب	لوہ چپ ضلع گورداسپور
(۳) ۸۳۸	مکرم شیخ عبد الحمید صاحب	ولد شیخ عبد اللطیف صاحب	دہلی دروازہ لاہور
(۴) ۹۱۸	ملک حشمت اللہ خاں صاحب	ولد ملک نیاز محمد صاحب	ملک سوڈا واٹر فیکٹری جناح چوک منٹگمری
(۵) ۹۹۵	علی بخش صاحب	ولد میاں عبد اللہ صاحب	ناکہ شہر
(۶) ۱۰۱۳	اصلاح الدین خاں صاحب ناصر	ولد چوہدری ابو الہاشم خاں صاحب	ربوہ ضلع جھنگ
(۷) ۱۰۲۰۵	سیف اللہ خاں صاحب	ولد محمد علی صاحب	کراچی ۹۵
(۸) ۱۰۴۷۰	شیخ فقیر محمد صاحب	ولد شیخ منگتا صاحب	چک ۱۰ گلزار ضلع ملتان
(۹) ۱۰۵۷۶	غلام سرور خاں صاحب	ولد مجید اللہ خاں صاحب	مینی ضلع مردان
(۱۰) ۱۰۹۷۲	محمد ابراہیم صاحب	ولد امام الدین صاحب	چوہڑ منڈا ضلع سیالکوٹ

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قبض اور بسط کی حالت

"انسان پر قبض اور بسط کی حالت آتی رہتی ہے۔ بسط کی حالت میں ذوق اور شوق بڑھ جاتا ہے۔ اور قلب میں ایک انشراح پیدا ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف توجہ بڑھ جاتی ہے۔ نمازوں میں لذت اور سرور پیدا ہوتا ہے۔ لیکن بعض وقت ایسی حالت بھی پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ ذوق اور شوق جاتا رہتا ہے۔ اور دل میں ایک تنگی کی سی حالت ہو جاتی ہے۔ جب ایسی حالت ہو جائے۔ تو اس کا علاج یہ ہے۔ کہ کثرت کے ساتھ استغفار کرے۔ اور پھر درود شریف بہت پڑھے۔ نماز بھی بار بار پڑھے۔ قبض کے دور ہونے کا یہی علاج ہے۔" (ملفوظات)

قافلہ قادیان کے لئے دوست جلدی درخواستیں بھجوائیں

اس سال بھی بشرط منظوری دسمبر کے آخری ہفتہ میں قادیان میں ایک قافلہ بھجوانے کی تجویز ہے۔ پس جو دوست اس قافلہ میں شریک ہونا چاہیں۔ وہ ستمبر ۱۹۵۴ء کے آخر تک میرے دفتر میں درخواستیں بھجوا دیں۔ درخواست کے لئے میرے دفتر کی طرف سے ایک مطبوعہ فارم مقرر ہے۔ جس میں تمام ضروری اندراجات کے لئے خانے رکھے گئے ہیں۔ پس جو صاحب قافلہ میں شریک ہو کر قادیان جانا چاہیں۔ انہیں میرے دفتر سے یہ فارم منگوا کر اس فارم پر درخواست دینی چاہیئے۔ جس کے بغیر کوئی درخواست قابل غور نہیں سمجھی جائے گی۔ فارم کی قیمت ایک آنہ مقرر ہے۔ یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہیئے۔ کہ چونکہ گذشتہ دو سال سے پاسپورٹ کا طریق رائج ہو گیا ہے۔ جس میں کافی وقت لگتا ہے۔ اور ہمیں ابتدائی درخواستوں کے بعد پاسپورٹ کے سرکاری فارم بھی بھرنے ہوں گے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ ستمبر ۱۹۵۴ء کے آخر تک ابتدائی درخواستیں ہمارے دفتر کے مطبوعہ فارم پر ہمارے پاس پہنچ جائیں۔ ورنہ بقیہ کارروائی وقت پر مکمل نہیں ہو سکے گی۔ لہٰذا کسی ایسی درخواست پر غور نہیں کیا جائے گا۔ جو ستمبر کے بعد وصول ہوگی۔ اور دیر کرنے والے دوست اپنی محرومی کے خود ذمہ دار ہوں گے۔ اسی طرح جو دوست مطبوعہ فارم کے جملہ خانے مکمل صورت میں نہیں بھریں گے۔ اور ناقص صورت میں درخواست بھجوائیں گے۔ وہ بھی اپنے نقصان کے خود ذمہ دار ہوں گے۔

یہ خیال بھی رہے کہ سب دوستوں کو اپنا خرچ خود برداشت کرنا ہوگا۔ درج شدہ ہدایت کے مطابق پاسپورٹ سائز کے چھ عدد فوٹو بھی ساتھ لگانے ضروری ہیں۔ اور جن کے پاسپورٹ پہلے سے تیار شدہ ہیں۔ ان کے ویزا کے لئے تین عدد پاسپورٹ سائز فوٹو درکار ہوں گے۔ عورتیں بھی درخواستیں دے سکتی ہیں۔ گو ان کے متعلق آخری فیصلہ بہرحال حکومت کے حکم کے مطابق ہوگا۔ (انچارج دفتر حفاظت مرکز ہند ربوہ) ۱۳ ۹/۵۴

دعائے مغفرت

(۱) مکرمہ ولایت بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ظہور الحسن صاحب جو کہ محترم مکرم حاجی نصیر الحق صاحب کی چھوٹی ہمشیرہ تھیں۔ مورخہ ۱۶ ستمبر ۱۹۵۴ء کو راولپنڈی میں دل کی حرکت بند ہو جانے سے وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب ان کے لئے دعائے مغفرت فرماویں۔ اور ان کے پسماندگان کے لئے بھی کہ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔ نیز جنازہ غائب بھی پڑھ کر ممنون فرمائیں۔ (خاکسار شیخ نور الحق از ربوہ)

(۲) میاں عبد الحق صاحب سابق کارکن دفتر محاسب جو ایک عرصہ سے بیمار تھے مورخہ ۷ ۹/۵۴ کو ربوہ میں وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب ان کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد سعید اللہ محاسب کارکن نظارت علیا ربوہ)

خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع ۵، ۶، ۷ نومبر ۱۹۵۴ء کو منعقد ہوگا

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۲۱ تبوک ۱۳۳۳ھش

عالمی مسلم کانگرس

مکہ معظمہ میں سالانہ مسلم کانگرس کے چارٹر کا جو مسودہ کانگرس کے عارضی سیکرٹری کرنل انور سعادت نے قاہرہ کی ایک پریس کانفرنس میں واضح کیا ہے۔ چارٹر کے اغراض و مقاصد کے حصہ میں سب سے پہلی شق جو رکھی گئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ

"تمام رکوں سے پاک اسلامی ثقافت کی نشر و اشاعت کا انتظام کرنا مسلمانوں کو اسلامی تعلیم اور اسلامی اخلاق پر پوری طرح عامل ہونے کے لئے تیار کرنا اور ان کے تعلیمی اور معاشرتی معیاروں کو بلند کرنا"

اغراض و مقاصد کی یہ شق جتنی اہم ہے۔ اتنی ہی نازک بھی ہے۔ کانگرس اسلامی ممالک کے وزراء اعظم پر مشتمل ہوگی۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ یہ اسلامی ممالک کی حکومتوں سے تعلق رکھے گی۔ اس لئے اس ضمن میں نہایت ضروری امر یہ ہے۔ کہ کانگرس اسلام کے وسیع ترین اصولوں کو پیش نظر رکھے۔ اور جیسا کہ شق ہذا میں ظاہر کیا گیا ہے۔ کسی محدود نقطۂ نظر کو جو کسی گروہ یا فریق سے تعلق رکھتا ہو۔ اس سے قطعاً لاتعلق رہے۔

دوسری ضروری بات جو کانگرس کو مدنظر رکھنی لازمی ہے۔ یہ ہے۔ کہ کسی اسلامی ملک میں ایسی سیاسی پارٹی قائم نہیں ہونی چاہیئے۔ جس کا مقصد اسلام کے نام پر اقتدار پر قبضہ کرنا ہو۔ کانگرس کے قواعد میں اس کو خاص طور پر ممنوع قرار دیا جائے۔ اور ہر اسلامی ملک کی حکومت پر زور دیا جائے۔ کہ وہ کسی سیاسی پارٹی کو اسلام کے نام پر انتخابات لڑنے یا کسی قسم کی سیاسی جدوجہد کرنے کی اجازت نہ دے۔

اگر ایسا نہ کیا گیا۔ تو کانگرس اپنے ان اغراض و مقاصد میں جو اس شق میں واضح کئے گئے ہیں۔ کامیاب نہیں ہو سکتی۔ ایسی سیاسی پارٹیاں عوام کے رجحانات کو اسلامی تعلیم اور اسلامی اخلاق کی بجائے سیاسیات کے خارزار میں دھکیل دیں گی۔ اور یہ مطلب فوت ہو جائیگا۔ جس کے لئے کانگرس وضع کی گئی ہے۔

اس کے متعلق ہم مصر کے موجودہ حالات سے سبق سیکھ سکتے ہیں۔ یہاں اخوان المسلمین ملک و قوم کے لئے خاصہ سر درد بنی ہوئی ہے۔ حکومت بجائے اس کے کہ اپنی توجہ کا کچھ حصہ اسلامی تعلیم و اخلاق کی طرف مبذول کرے۔ الاخوان کی پیدا کردہ مشکلات کو حل کرنے میں اپنا وقت صرف کرنے پر مجبور رہے۔

ظاہر ہے کہ کوئی اسلامی حکومت کانگرس کے اغراض کیلئے قوم کا تعلیمی اور اخلاقی معیار بلند کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتی۔ جب تک اس کو تعلیم اور اخلاق کے ماہرین کا کوئی تعاون حاصل نہ ہو۔ جو حکومت کی رہنمائی بھی کریں۔ اور حکومت جو تجاویز ان اغراض کی تکمیل کے لئے مقرر کرے اس کو جامۂ عمل پہنانے کے لئے اس کا ہاتھ بھی بٹائیں۔ کوئی حکومت کوئی ایسا کام جس میں اس کام کے ماہرین کی ضرورت ہو۔ ماہرین کے بغیر سرانجام نہیں دے سکتی۔ حکومت کا کام ایسے ماہرین کو اپنے ایک نظام کے ساتھ جس کو فوروخوض اور ملک و قوم کے حالات کے مطابق وضع کیا جاتا ہے۔ کام پر لگانا ہوتا ہے۔ اصل کام ماہرین ہی سرانجام دے سکتے ہیں۔ مثلاً ملک کے ایسے کام جن میں انجینئرنگ کی ضرورت ہے۔ صرف انجینئر ہی سرانجام دے سکتے ہیں۔ البتہ حکومت ایک نظام جو ملک کے حالات سے مطابقت رکھتا ہو۔ ایسے کام کی سرانجام دہی کے لئے وضع کر سکتی ہے۔ اور اس نظام کے مطابق انجینئروں سے کام لے سکتی ہے۔ اسی طرح وہ کام بتدریج سرانجام پا سکتے ہیں جو قوم کی ایسی ضروریات کے لئے مکتفی ہوں۔ جن کا تعلق انجینئرنگ کے ساتھ ہے۔

اس کی بجائے اگر انجینئر خود ایک سیاسی پارٹی بنا لیں۔ اور کہیں کہ جب تک انجینئروں کا اقتدار پر قبضہ نہ ہوگا۔ اس وقت تک ملک کی انجینئرنگ کے متعلق ضروریات بااحسن طریق سرانجام نہیں پا سکتیں۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ حکومت اور ایسی پارٹی میں ایک بے فائدہ کشمکش شروع ہو جائے گی۔ اور جو وقت انجینئروں کو اپنے کام میں صرف کرنا چاہیئے۔ وہ وقت وہ اس بے فائدہ کشمکش میں صرف کریں گے اس طرح نہ صرف یہ کہ کوئی کام ہی نہیں ہو سکے گا۔ بلکہ اس کشمکش کی وجہ سے ملک کے دوسرے کاموں پر بھی مضرت رساں اثر پڑے گا۔ یہ اور بات ہے کہ انجینئر سیاسیات سے الگ رہ کر کسی کمپنی کے ماتحت کوئی کام سرانجام دے سکیں۔

یہ صحیح ہے۔ کہ حکومت انجینئروں کی مدد کے بغیر کوئی ایسا کام سرانجام نہیں دے سکتی۔ جس میں انجینئرنگ کے ماہرین کی ضرورت ہو۔ اور یہ بھی صحیح ہے۔ کہ ایسے کام کی تجاویز کے لئے ماہرین کا مشورہ ضروری ہے۔ لیکن تجاویز کا آخری ڈھانچہ تیار کرنا حکومت ہی کا کام ہے۔ اور حکومت ہی اس ڈھانچے کے مطابق ماہرین سے کام لے سکتی ہے۔ اس لئے اگر یہ درست ہے۔ کہ ایک اسلامی حکومت کا فرض ہے۔ کہ اسلامی ثقافت اسلامی تعلیم اور اسلامی اخلاق کا معیار قائم کرے۔ تو ضروری ہے۔ کہ ان علوم کے ماہرین اس کے ساتھ تعاون کریں۔ تاکہ بہتر سے بہتر نتائج پیدا ہوں۔ نہ کہ ماہرین الگ ہو کر ایک الگ سیاسی پارٹی بنا لیں۔ اور ملک و قوم کو ایک ناحق کشمکش میں ڈال دیں۔ اور حکومت اور عوام میں ایک ایسی خلیج حائل ہوتی چلی جائے۔ کہ جس کو پاٹنا مشکل ہو جائے۔

مصر میں فوجی انقلاب کے بعد انقلابی کونسل نے تمام سیاسی پارٹیوں کو ممنوع قرار دے دیا تھا۔ مگر الاخوان المسلمین کو اس شرط پر قائم رہنے دیا گیا تھا۔ کہ وہ سیاسیات میں حصہ لے۔ اس کا مطلب یہی تھا۔ کہ یہ جماعت ملک میں اسلامی تعلیم اور اسلامی اخلاق کی ترویج تک اپنی سرگرمیاں محدود رکھے۔ جس سے واقعی ملک و قوم کو بہت فائدہ پہنچ سکتا تھا۔ مگر افسوس ہے۔ کہ اس جماعت نے ان شرائط کو ملحوظ خاطر نہ رکھا۔ اور در پردہ اپنی سیاسی سرگرمیاں جاری رکھیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ آج وہ بجائے ملک میں اسلامی تعلیم و تربیت اور اسلامی اخلاق کا معیار اونچا کرنے کے حکومت کے ساتھ ٹکر لینے پر تل گئی ہے۔ اور ملک کے امن کو برباد کر دیا ہے جس کی وجہ سے حکومت کو اس کے خلاف سخت اقدام ہونے کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔

یہ ایسے حالات ہیں۔ جن سے ہمیں سبق سیکھنا لازمی ہے۔ اس لئے ہم عرض کرتے ہیں۔ کہ کانگرس موصوف جس کے چارٹر میں پہلی شق یہ رکھی گئی ہے۔ کہ اسلامی ثقافت کی نشر و اشاعت کی جائے۔ اور لوگوں کو اسلامی تعلیم اور اخلاق کے لئے تیار کیا جائے۔ اور تعلیم و معاشرت کا معیار اونچا کیا جائے۔ اس کے لئے لازم ہے۔ کہ وہ کوئی ایسے قواعد وضع کرے۔ جس سے ہر اسلامی مملکت کے لئے جو کانگرس میں شمولیت کرے۔ لازم قرار دیا جائے۔ کہ وہ اپنے ملک میں کوئی ایسی سیاسی پارٹی قائم نہ ہونے دے۔ جس کی غرض اسلام کے نام پر ملکی اقتدار پر قبضہ کرنا ہو۔ بلکہ حکومت ماہرین کے مشورہ سے ایسی تجاویز سوچے۔ جن پر عمل کرنے سے اسلام کے وسیع ترین اصولوں کے مطابق مسلمانوں میں اسلامی تعلیم اور اسلامی اخلاق پیدا کئے جا سکیں۔ اور حکومت اپنے ان وضع کردہ اصولوں کے مطابق ماہرین سے کام لے۔ اور ایسے ماہرین کو جماعتی رنگ میں یا انفرادی طور پر بھی اپنے اپنے اصولوں اور عقائد کے مطابق تعلیم و تربیت کی بھی اجازت دے۔ البتہ کوئی ایسی سیاسی جماعت قائم نہ ہونے دے۔ جس کا مقصد اسلام کے نام پر حکومتی اقتدار پر قابض ہونا ہو۔

دوسری بات جو اس ضمن میں احتیاط طلب ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ حکومت جو اقدامات اس ضمن میں کرے۔ وہ ہدایاتی ہوں نہ کہ تحکمانہ اور ایسے ہوں۔ جو عوام کے حقوق آزادی ضمیر پر کسی قسم کا ذرا سا بھی مخالفانہ اثر نہ ڈالیں۔ بلکہ ہر کوئی کے لئے اپنے اپنے طور و طریق پر ترقی کرنے میں بحیثیت مجموعی اس حد تک ممد و معاون ہوں کہ کانگرس کے تعلیمی و اخلاقی مقاصد تکمیل پا سکیں۔

منافرت انگیزی

پچھلے دنوں روزنامہ تسنیم کے مولانا نصر اللہ خاں اور نوائے پاکستان کے مولانا میکش نے اس بات پر شور برپا کیا تھا۔ کہ بقول ان کے "مرزائی" اخبارات نے ملا کے خلاف لکھا ہے۔ اور یہ لاجواب استدلال کیا تھا۔ کہ دوسرے لوگ مثلاً قائد اعظم مرحوم یا علامہ اقبال ملا کے خلاف لکھیں۔ تو وہ خاص مسائل کے پیش نظر لکھتے ہیں۔ مگر "مرزائی" خواہ کسی کا نام بھی نہ لیں۔ اور "ملا" کے خلاف لکھیں۔ تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ ان علمائے کرام کے متعلق لکھتے ہیں۔ جنہوں نے احمدیوں کے خلاف مطالبات کئے تھے۔ اس لئے وہ گردن زدنی ہیں۔ چنانچہ ان دونوں اخبارات کے مدیروں نے اس پر بغلیں بجائی تھیں۔ کہ ان کی تدبیر کارگر ہوئی ہے۔ اور وہ حکام کو احمدیوں کے خلاف ورغلانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔

ذرا پھر غور فرمایئے۔ تسنیم اور نوائے پاکستان کے مدیروں کا استدلال یہ ہے۔ کہ احمدی اگر علماء سوء کے متعلق علامہ اقبال مرحوم قائد اعظم مرحوم مولانا حالی مرحوم۔ کرنل سکندر مرزا وغیرہم بزرگان قوم کے اقوال عوام کے سامنے پیش کریں۔ تو خواہ وہ کسی کا نام لیں یا نہ لیں۔ سمجھو کہ وہ علمائے کرام کے خلاف لکھ رہے ہیں۔ حالانکہ جماعت اسلامی نے ان علمائے کرام کے ساتھ جو سلوک کیا ہے۔ وہ ڈھکا چھپا نہیں۔

دراصل مولانا نصر اللہ خاں عزیز اور مولانا میکش کی چال علمائے کرام اور عوام کو احمدیوں کے خلاف ناحق برانگیختہ کرنے کے سوائے کچھ نہیں۔ اور ان کا ملا کے لفظ کو لیکر اس میں اپنی طرف سے معنی بھر کر پیش کرنا محض اسی غرض کے لئے ہے۔

یہ عجیب بات ہے۔ کہ وہ کھلم کھلا احمدیوں کے خلاف عوام کے دلوں میں نفرت کے جذبات بھڑکانے کے لئے جو چاہیں لکھیں۔ ان کو کوئی روکنے ٹوکنے والا نہیں۔ چنانچہ تسنیم نے اپنی اشاعت مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۹۵۴ء کے صفحہ ۳ پر "دیار حبیب سے ایک مکتوب" کے

(باقی صفحہ ۸ پر)

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی ہندوستان میں تشریف آوری

دو سوال اور ان کے جواب

جناب شیخ عبد القادر صاحب لائل پور

(۲)

گبن لکھتا ہے کہ پرتگیزوں نے جب ان کو مریم کا بُت تحفہ کے طور پر پیش کیا۔ تو انہوں نے زبردست احتجاج کیا۔ کہ ہم عیسائی ہیں۔ "کیا آپ ہمیں بُت پرست سمجھتے ہیں"[۱] گویا ہندوستان کے ابتدائی عیسائی اصل عیسائیت کے علمبردار تھے۔ وہ نسطوری اور یعقوبی فرقوں کے اثر کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ اس حقیقی تعلیم کی رو سے جو کہ ہندوستان میں حضرت مسیح ناصری اور ان کے بعض حواریوں نے پیش کی اصل عیسائیت پر قائم اور موجودہ عیسائی عقائد سے سراسر ناواقف تھے[۲]

چنانچہ یہی وجہ ہے کہ کشمیر سے برآمد ہونے والے عیسائی قبرستان کے آثار سے جب یہ معلوم ہوا کہ کشمیر کے ابتدائی عیسائی موجودہ عیسائیوں سے مختلف ہیں تو ان کو نسطوری[۳] خیال کر لیا گیا۔

بہرحال کشمیر کا یہ قدیم عیسائی قبرستان ایک زبردست ثبوت ہے کہ ابتدائی مسیحی صدیوں میں یہاں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے ماننے والے موجود تھے۔

(۵) ہندوستان میں عیسائیت کے قدیم آثار کے متعلق پروفیسر ٹی۔ ایل شاہ لکھتے ہیں

"بعض علماء کا خیال ہے کہ (شمال مغربی ہندوستان کے) بادشاہ گونڈو فرنس نے جو پہلوی (دورقشتی) مذہب کا معتقد تھا اپنی زندگی کے آخری سالوں میں (یعنی اندازاً ۵۰ء) میں مسیحیت کو اختیار کر لیا تھا۔ دیگر علماء کہتے ہیں کہ اگرچہ وہ خود مرید نہیں ہوا تھا۔ تاہم وہ مسیحیت کو رواداری عزت اور ہمدردی کی نگاہوں سے دیکھتا تھا۔ ہم جانتے ہیں کہ انہیں ایام کے نزدیک مسیحیت وجود میں آئی تھی اور اپنے اندر تازگی رکھتی تھی، جو لوگوں کو متاثر کرتی تھی۔ اس مذہب کے مبلغ مقدس توما کی جاذب شخصیت نے اس کو نئے دین کی جانب راغب کیا تھا۔"

(Ancient India Vol. III)

(۶) پادری برکت اللہ صاحب ایم۔اے اپنی کتاب تاریخ کلیسائے ہندوستان کے حصہ اول میں ثابت کرتے ہیں کہ توما رسول ۴۹ سنہ عیسوی میں ٹیکسلا آئے۔ یہاں آپ نے کلیسائیں قائم کیں۔ آپ نے اور آپ کے جانشینوں نے پنجاب شمال مغربی ہندوستان کے دوسرے مقامات اور افغانستان میں بھی عیسائی دین کی اشاعت کی بعد ازاں آپ جنوبی ہند میں چلے گئے۔ اور وہاں کلیسائیں قائم کیں جہاں آپ دفن ہوئے۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو حصہ اول و حصہ دوم)

اسی طرح آپ ثابت کرتے ہیں کہ ابتدائی مسیحی صدیوں میں:

"بلوچستان اور افغانستان کے قرب و جوار میں مسیحی کلیسائیں قائم کی گئیں" (حصہ دوم ص ۱۰)

(۷) محققین اس امر سے حیران ہیں کہ ہندوستان کا قدیم لٹریچر حضرت مسیح ناصری کی تعلیمات سے متاثر ہے خصوصاً گیتا پر آپ کی تعلیمات کا گہرا اثر نظر آتا ہے (گیتا ابتدائی مسیحی صدیوں میں لکھی گئی یا نئے سرے سے ترتیب دی گئی) ڈاکٹر لارنسر (Lorinser) نے ۱۸۶۹ء میں یہ نظریہ پیش کر دیا کہ بھگوت گیتا میں حضرت مسیح کی تعلیم کو ہندی لباس پہنایا گیا ہے۔ پروفیسر ونڈش (Windisch) تک اقبال کرتے ہیں کہ اناجیل اور للیتا کے بعض مقامات حیران کن طور پر یکساں ہیں[۱]

اسی طرح "صحیفہ یوز آصف" میں جو کہ اپنی اصل کے لحاظ سے سنسکرت ہے۔ اور قدیم ہندوستانی لٹریچر کی فہرست مرتبہ علامہ ابن ندیم میں شامل ہے۔ بعض تعلیمات اور تمثیلات بعینہٖ وہی ہیں جو کہ انجیل میں درج ہیں۔

قدیم ہندوستانی لٹریچر کی اس اندرونی شہادت سے روز روشن کی طرح ثابت ہے۔ کہ ہندوستان میں حضرت مسیح ناصری کو ماننے والے اور آپ کی تعلیمات کو پھیلانے والے موجود تھے۔ جن سے ہندوستانی لٹریچر بھی کافی حد تک متاثر ہوا۔

سوال نمبر ۲

حضرت مسیح ناصری ہندوستانی زبانوں سے ناآشنا تھے۔ فلسطین میں ذریعہ تبلیغ ان کی مادری زبان تھی۔ ہندوستان میں ذریعہ تبلیغ کونسی زبان تھی۔ جو کہ آپ نے اختیار کی۔ اگر آپ کی مادری زبان ہی ذریعہ تبلیغ تھی۔ تو اس زبان کے آثار کشمیر سے یا ہندوستان کے دوسرے علاقوں سے ملنا ضروری ہیں۔ کیونکہ یہودی قبائل جن کے متعلق یہ دعوےٰ کیا جاتا ہے۔ کہ وہ ان علاقوں میں آباد ہوئے تھے یہی زبان بولتے تھے۔

جواب

یہ مسلّم ہے کہ حضرت مسیح ناصری کی مادری زبان آرامی تھی۔ جو کہ صدیوں سے ارض مقدس میں رائج تھی۔ اس زبان کی ابتدا میسوپوٹامیہ اور شام کے چند اضلاع سے ہوئی۔ لیکن وہ آہستہ آہستہ دور دراز کے مقامات اور مختلف ممالک میں پھیل گئی۔ یہاں تک کہ یہ زبان مشرق میں انٹرنیشنل حیثیت اختیار کر گئی۔ زمانہ قدیم کی زبانوں میں سے آرامی زبان کا حلقہ اثر سب سے وسیع تھا۔ یہ زبان بارہ سو سال سے زائد عرصہ تک تقریباً ہر مہذب قوم کے استعمال میں آئی۔ بالآخر اہل عرب کی اسلامی فتوحات نے آرامی زبان کا خاتمہ کر دیا۔ اور عربی نے اس کی جگہ حاصل کر لی۔

پہلی صدی مسیحی میں آرامی زبان کی وسعت کا یہ عالم تھا کہ دوسری زبانوں کے ساتھ ساتھ بحیرا سود سے بالائی مصر تک اور ہندوستان کی سرحد سے ایجیئن کے کناروں تک بولی سمجھی اور لکھی جاتی تھی۔ اسے نہ صرف فلسطین کے یہود بولتے تھے۔ بلکہ یہ اولاد بنی اسرائیل کی زبان بھی تھی۔ جو کہ مشرقی ممالک میں پھیلے ہوئے تھے۔ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ فلسطین کے یہودیوں کو آسوری اور بابلی بادشاہوں نے جلاوطن کر کے بیلوٹیا میسوپوٹیمیا اور ہندوستان کے شمالی مغربی علاقوں میں لا کر آباد کر دیا۔ یہ قبائل عبرانی اور آرامی بولتے وطن سے نکلے۔ لیکن چونکہ یہ قبائل پہلے آسوری اور کلدی سلطنتوں کے ماتحت رہے۔ اور پھر ایرانی سلطنت جو کہ دریائے سندھ[۱] تک پھیلی ہوئی تھی۔ دو سو سال تک ان پر مسلط رہی۔ ان سلطنتوں کی درباری زبان آرامی تھی۔ اس لئے اسرائیلی قبائل میں ایک عرصہ کے بعد عبرانی زبان کا رواج نہ رہا (یہ زبان اہل یہود کے مدارس دینیات اور علماء کے طبقہ تک محدود ہو گئی۔) اور آرامی زبان غالب آ گئی۔ حالانکہ آرامی اور عبرانی آپس میں ملتی جلتی زبانیں ہیں۔

قدیم ہندوستان میں آرامی کے کم آثار ملتے ہیں ٹیکسلا سے ایک کتبہ برآمد ہوا ہے۔ جس کا فوٹو ٹیکسلا کے آثار قدیمہ کے گائڈ میں شائع کر دیا گیا ہے۔ یہ کتبہ آرامی زبان اور آرامی رسم خط میں ہے (A Guide to Texila P. 77)

اسی طرح ہندوستان خروشتھی رسم الخط آرامی رسم الخط کی ہی ایک شاخ ہے۔ جو کہ کم و بیش نو سو سال تک یہاں رائج رہا۔ (کیمبرج ہسٹری آف انڈیا ص ۶۳)

انہی شہادات کی موجودگی میں محققین نے یہ ثابت کیا کہ ہندوستان کے شمال مغربی علاقوں (خصوصاً گندھارا) میں دوسری زبانوں کے ساتھ ساتھ خالص آرامی زبان بھی بولی اور لکھی جاتی تھی۔ (کیمبرج ہسٹری آف انڈیا حصہ اول ایڈیشن ۱۹۳۵ء ص ۶۲)

آرامی زبان چونکہ ایرانی سلطنت کی درباری زبان تھی۔ اس لئے محققین کے نزدیک ہندوستان کے شمال مغربی علاقوں میں آرامی زبان کے آثار ایرانی حکومت کے غلبہ و تسلط کا نتیجہ ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ سادہ نتیجہ بھی اخذ کیا جا سکتا ہے۔ کہ جہاں آرامی زبان اور آرامی رسم خط کے ترویج کا باعث ایرانی سلطنت تھی وہاں ایک بڑی وجہ اسرائیلی قبائل کی ان علاقوں میں آمد ہے۔ جو کہ آرامی اور عبرانی بولتے اپنے وطن سے نکلے۔ اور ان علاقوں میں لا کر آباد کر دیئے گئے[۲]

(باقی صفحہ ۸ پر)

---

[۱] "عروج و زوال روما" از گبن جلد ۵ ص ۵۲

[۲] W. R. Phillips The Thirty four Conferences Page 15

[۳] نسطوری عقائد کے لئے ملاحظہ ہو تاریخ کلیسائے ہندوستان از برکت اللہ ایم اے ص ۱۰۰ تا ص ۱۲۵)

[۱] ملاحظہ ہو تاریخ کلیسائے ہندوستان حصہ دوم ص ۲۰۵ تا ص ۲۱۶)

[۱] تاریخ بائبل از ڈیلی مین بائیبل کی کتاب آستر ۱:۹ کے حوالہ سے لکھا ہے "یہودی فارس کی سلطنت کے ایک سو ستائیس صوبوں میں جنہیں دریائے سندھ سے ایتھوپیا تک جابجا پھیل گئے تھے" ص ۵۱ اردو ایڈیشن)

[۲] پروفیسر جی۔ اے گک نے اس نظریہ کی پُر زور تردید کی ہے کہ یہود فلسطین میں آرامی زبان نہ بولتے تھے۔ بلکہ جلاوطنی کے بعد بیلوٹیا میں آرامی زبان کو اختیار کیا۔ اور وہاں سے جب ان کا ایک حصہ سائرس کے ذریعہ دوبارہ فلسطین میں لا کر بسایا گیا تو وہ آرامی بولتے فلسطین میں داخل ہوئے اور آرامی زبان کو رواج دے دیا۔ پروفیسر مذکور اپنے مقالہ مندرجہ پیکس تفسیر بائیبل میں لکھتے ہیں کہ یہ نظریہ غلط ہے۔ کیونکہ آرامی زبان عبرانی کے دوش بدوش جلاوطنی سے قبل فلسطین میں رائج تھی جب بنی اسرائیل آشوری اور بابلی بادشاہوں کے حملوں میں جلاوطن کر دیئے گئے۔ تو وہ آرامی اور عبرانی بولتے اپنے وطن سے نکلے۔ اور جب سائرس نے ان کے ایک حصہ کو دوبارہ ارض مقدس میں آباد کیا تو عبرانی زبان زیادہ تر بھول چکے تھے۔ کیونکہ آرامی بولنے والے لوگوں سے ان کو واسطہ تھا۔ چنانچہ وہ آرامی بولتے واپس لوٹے۔ پیکس تفسیر بائیبل ص ۳۵-۳۶)

اذکروا موتٰکم بالخیر

از عباد اللہ صاحب گیانی

اخبار بدر قادیان (بھارت) ۱۴ر ستمبر ۱۹۵۶ء کے پرچہ سے معلوم ہوا کہ جماعت احمدیہ جھانسی کے صدر مکرم منشی محمد خالد صاحب اس دار فانی سے کوچ کر گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مرحوم نہایت مخلص احمدی تھے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ سے انہیں والہانہ عقیدت تھی۔ خاکسار کو ان سے غالباً ۱۹۴۷ء میں تعارف حاصل ہوا تھا۔ آپ جی۔ آئی۔ پی میں ڈرافٹسمین تھے۔

پاکستان بننے سے قبل نظارت دعوۃ و تبلیغ نے یو۔پی اور سی۔ پی وغیرہ علاقوں میں تبلیغ اسلام کی غرض سے ایک وفد بھجوایا تھا۔ یہ وفد کئی سال تک ان علاقوں میں تبلیغ اسلام کا فریضہ حسب توفیق ادا کرتا رہا۔ خاکسار بھی ایک ممبر تھا۔ جب ہم دورہ کرتے ہوئے پہلی مرتبہ جھانسی گئے۔ تو اتفاق سے ان دنوں محمد خالد صاحب مکرم کسی خاص کام کی وجہ سے بمبئی تشریف لے گئے ہوئے تھے۔ ہم جتنے دن جھانسی میں ٹھہرے مخلص باپ کے مخلص بچوں نے ہمارا ہر طرح خیال رکھا۔ اور کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ ہونے دی۔ ان کا ایک لڑکا تو اپنا تمام کام چھوڑ کر ہمارے ساتھ رہا۔ ہمیں وہاں یہ معلوم ہوا کہ منشی محمد خالد صاحب مکرم نے ۲۲ سال سے بیعت کی ہوئی ہے۔ لیکن بعض وجوہات کی بناء پر وہ قادیان کی ایک مرتبہ بھی زیارت نہیں کر سکے۔ ہم ان کی غیر حاضری میں تین چار دن جھانسی ٹھہرے۔ اور صداقت اسلام وغیرہ مسائل پر تقریریں کر کے اپنے پروگرام کے مطابق بھوپال چلے گئے۔ جاتے ہوئے ہم ایک مختصر سا رقعہ لکھکر ان کے لئے رکھ گئے۔ اس میں صرف اتنا ہی مرقوم تھا:۔

”ہم جھانسی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ مگر آپ سے ملاقات نہ ہو سکی۔ اللہ تعالیٰ نے کا منشاء یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہماری آپ سے پہلی ملاقات قادیان میں جلسہ سالانہ پر ہو۔“

یہ ہماری طرف سے انہیں اصل میں جلسہ سالانہ پر قادیان آنے کی ایک دعوت تھی۔ جسے انہوں نے بخوشی قبول کر لیا۔ اور ہمیں جواب دیا۔ کہ خواہ کچھ ہو۔ میں اس دفعہ انشاء اللہ ضرور قادیان آؤں گا۔ اور دیار محبوب کی زیارت کروں گا چنانچہ وہ حسب وعدہ جلسہ سالانہ پر تشریف لائے اخلاص تو ان میں پہلے ہی بہت تھا۔ لیکن وہ سب غائبانہ تھا۔ جب انہوں نے دیار محبوب اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیارت کی تو انہیں ایسی لذت محسوس ہوئی۔ کہ پھر وہ ہر سال جلسہ سالانہ پر تشریف لاتے رہے۔ چونکہ خدا کے فضل و کرم سے ان کے بال بچے کافی تھے۔ اس لئے وہ باری باری اپنے بچوں کو قادیان ساتھ لاتے رہے۔ اس طرح انہوں نے ایک مرتبہ اپنے تمام بچوں کو قادیان کی زیارت کروا دی۔ اور اس کی بے حد خوشی منائی کہ میرے تمام بچوں نے خدا کے پیارے مسیح کی بستی دیکھ لی ہے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی زیارت کر لی ہے۔ وہ جب بھی ہمیں ملتے۔ بہت محبت سے ملتے۔ ہمیں بسلسلہ تبلیغ متعدد مرتبہ جھانسی جانے کا اتفاق ہوا۔ ہر مرتبہ وہ ہمیں اپنے پاس ٹھہراتے اور ہمارے آنے پر بہت خوشی محسوس کرتے۔ ہم جتنے دن وہاں ٹھہرتے۔ وہ ہمیں اپنے حلقہ احباب سے ملواتے اور تبلیغی مجالس قائم کرواتے ایک دو مرتبہ تو انہوں نے اپنے مکان کے سامنے جلسہ کروا کر ہماری تقریریں بھی کروائی تھیں۔ خدا کے فضل و کرم سے جھانسی میں ان کی نیکی کی اچھی شہرت تھی۔ اور لوگ ان کا کافی احترام کرتے تھے۔

جھانسی میں ان کا مکان کافی کھلی جگہ میں تھا۔ اس کے ایک حصہ میں انہوں نے ایک اچھی مسجد بھی بنوائی ہوئی تھی۔ اس مسجد میں بیک وقت سو ڈیڑھ سو آدمی نماز پڑھ سکتے تھے۔ اس مسجد کا نام انہوں نے اپنے بعض خوابوں کی بناء پر ”احمدیہ نورانی مسجد“ رکھا ہوا تھا۔ یہ مسجد انہوں نے بغیر کسی اور صاحب سے کوئی امداد لئے خود آپ ہی آہستہ آہستہ بنائی تھی۔ چنانچہ جب ہم پہلی مرتبہ جھانسی گئے تو ان کے بچوں نے ہمیں بتایا کہ ہمارے والد صاحب کا ارادہ یہاں مسجد بنانے کا ہے۔ دوسری مرتبہ ہم گئے۔ تو وہاں چھوٹی چھوٹی دیواریں بنائی ہوئی تھیں۔ جو کہ پتھر اور چونہ سے بہت خوبصورت تعمیر کی ہوئی تھیں۔ تیسری مرتبہ ہم گئے۔ تو وہ دیواریں چھت تک پہونچ چکی تھیں۔ لیکن ابھی ان پر چھت نہیں ڈالی گئی تھی۔ چوتھی مرتبہ ہمارے جانے سے قبل اس مسجد پر چھت بھی ڈالی جا چکی تھی۔ اور خدا کے فضل و کرم سے مسجد مکمل ہو چکی تھی۔ چنانچہ ہم سب نے مل کر وہاں ایک جمعہ بھی پڑھا تھا۔ جو مولانا عبد المالک خان صاحب نے پڑھایا تھا۔ اس جمعہ کی نماز میں محمد خالد صاحب مکرم کے تمام بال بچے شامل ہوئے تھے۔ اس بات سے انہیں جتنی خوشی ہوئی تھی۔ اسے میں پورے طور پر بیان کرنے سے قاصر ہوں۔ باوجود اس کے کہ وہاں مقامی لحاظ سے صرف ان کا ایک ہی گھر احمدی تھا پھر بھی انہوں نے اچھی بڑی اور خوبصورت مسجد بنائی تھی۔ وہ اکثر ہمیں یہ بتایا کرتے تھے۔ کہ اس مسجد کو میرے سب بیوی بچوں نے ملکر تعمیر کیا ہے اور اس کی تعمیر کا ہر کام اپنے ہاتھوں سے خوشی خوشی کیا ہے۔ انہوں نے ہمیں یہ بھی بتایا تھا کہ ہم نے صرف ایک معمار ہی باہر سے لگایا ہوا تھا۔ باقی سب کام ہم خود کیا کرتے تھے۔ اور اینٹیں اور گارا اٹھاتے وقت خدا کے حضور یہ دعائیں کیا کرتے تھے۔ کہ اے اللہ ہم نے تیرا گھر بنانے کا تہیہ کیا ہے۔ اب تیرا کام یہ ہے کہ اب اس کی آبادی کے لئے یہاں ایک ایسی جماعت پیدا کر دے۔ جو تیرے امام کی اطاعت میں تبلیغ اسلام کا فریضہ بجا لانے والی ہو۔

ان کی اہلیہ محترمہ بھی ایک پاکباز اور راستباز خاتون ہیں۔ وہ گھر میں بھی روٹی کو ٹتے وقت اور مسجد کی تعمیر کے دوسرے کام کرتے وقت قرآن مجید کی آیات کی تلاوت کیا کرتی تھیں۔ اور خدا کے حضور دعائیں کیا کرتی تھیں۔ اس طرح ان سب نے ملکر جھانسی کے محلہ کھڑکی علی غول میں خدا کا گھر تعمیر کیا تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ دنیا میں اس وقت تک لاکھوں اور کروڑوں مسجدیں بنائی جا چکی ہیں اور آئندہ بھی لاکھوں اور کروڑہا مسجد بنائی جائیں گی۔ لیکن جس رنگ میں منشی اللہ مرحوم نے جھانسی میں ”احمدیہ نورانی مسجد“ تعمیر کی ہے۔ وہ منت ابراہیمی کا ایک عملی نمونہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔ آمین ثم آمین

کچھ عرصہ ہوا کہ مرحوم کا ایک بچہ مجھے غالباً راولپنڈی میں ملا تھا۔ کیونکہ وہ پاکستان بننے کے بعد یہاں آ گیا تھا۔ ان کے باقی بچوں کے متعلق مجھے کوئی علم نہیں۔ البتہ بدر کی اس تحریر سے معلوم ہوا ہے کہ ان کے کچھ بچے اور غالباً ان کی اہلیہ محترمہ بھی جھانسی میں ہی مقیم ہیں۔ احباب اپنے اس مرحوم مخلص بھائی کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز ان کے پسماندگان کے لئے بھی درد دل سے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنی پناہ میں رکھے۔ اور ہر قسم کے شر سے بچائے۔ آمین ثم آمین

جہاں تک مجھے محمد خالد صاحب مرحوم سے واقفیت تھی۔ وثوق سے یہ عرض کر سکتا ہوں کہ مرحوم فی الحقیقت ایسے ہی احمدی تھے جیسے احمدی حضرت مسیح موعود علیہ السلام پیدا کرنا چاہتے تھے۔ تبلیغ اسلام کا انہیں بے حد شوق تھا۔ اور احمدیت سے انہیں ایک عشق تھا۔

خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

چندہ سالانہ اجتماع

جیسا کہ پہلے الفضل۔ خالد اور سرکلر لیٹر کے ذریعہ جملہ مجالس کو اطلاع دی جا چکی ہے۔ ہمارا چودھواں سالانہ اجتماع انشاء اللہ تعالیٰ اپنی سابقہ روایات کے ساتھ ۵۔ ۶۔ ۷ر نومبر ۱۹۵۶ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا۔ مرکزی دفتر اس سلسلہ میں اپنی تیاریاں کر رہا ہے۔ مگر اس کے لئے بیرونی مجالس کے بھی فرائض ہیں۔ جن کی ادائیگی کی طرف پوری توجہ دینی چاہیئے اس سلسلہ میں مرکزی اعلانات کا بغور مطالعہ کر کے ان کے مطابق عمل کرنا اور دفتر مرکزی میں اطلاعات بھجوانا ضروری ہے۔

دوسری سب سے اہم چیز اجتماع کا چندہ ہے۔ جس کے بغیر مرکز کام ہی نہیں کر سکتا۔ اب تو وقت بہت کم رہ گیا ہے۔ جملہ مجالس کو اس طرف فوری توجہ کرنی چاہیئے۔ اور جملہ خدام سے شرح کے مطابق چندہ اجتماع وصول کر کے ساتھ ساتھ مرکز میں بھجواتے رہنا چاہیئے۔ تا مرکز انتظام جاری رکھے بروقت روپیہ موجود نہ ہونے کی وجہ سے اکثر دفعہ زیادہ قیمت ادا کرنی پڑتی ہے۔

(نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

تحریک جدید کی رقوم بھیجنے کا بہترین طریق

تحریک جدید کا ہر ایک قسم کا چندہ یا امانت کی رقوم بذریعہ بنک بھیجنے کا بہترین طریق یہ ہے کہ چیک یا ڈرافٹ تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ کے نام کا لکھکر افسر امانت تحریک جدید کا ربوہ کو براہ راست بھیجا جائے۔ اس طرح رقم بلا تاخیر متعلقہ حساب میں جمع ہو جائیگی اور آپ کو کسی قسم کی دقت نہ ہوگی۔

(افسر امانت تحریک جدید)

درخواست دعا:۔ ایک عرصہ سے خاکسار کی اہلیہ تپدق میں مبتلا ہے۔ اب سالی سینیٹوریم میں زیر علاج ہے احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں نیز دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ میری جملہ پریشانیوں کو بھی دور فرمائے ([illegible])

معلومات عامہ

فارموسا

رقبہ آبادی!

فارموسا کو چین کے لوگ تھوان کے نام سے پکارتے ہیں۔ اور وہاں کی بول چال خط و کتابت میں اسے تھوان کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ یہ چین کے سمندر میں اہم پوزیشن پر واقعہ ہے۔ اور اس راستے پر ہے۔ جو کہ فلپائن کو جزائر اور جاپان کے درمیان ہے شمال سے جنوب تک ۲۴۰ میل ہے۔ اور اس کی زیادہ سے زیادہ چوڑائی ۹۰ میل مشرق سے مغرب کو ہے اس کا رقبہ ۱۳۸۰۰ مربع میل ہے۔ جب کہ آبادی ۶۷۴۷۷۰۳ ہے۔ فوجی اس میں شامل نہیں ہیں۔ اس کی دارالحکومت تائیپے ہے۔ جس کی آبادی ۳ ۱/۲ لاکھ کے قریب ہے۔ سرکاری زبان چینی ہے۔ یہ جزیرہ پانچ صوبوں میں اور تیس اضلاع پر مشتمل ہے۔

جاپان کے قبضہ میں

فارموسا سینان خاندان کی حکومت کے عہد میں (۱۲۰۶ء ۱۳۶۸ء) میں چین کی سلطنت میں شامل کیا گیا تھا۔ اور اس وقت سے چین کے عوام کی نظروں میں یہ چین کا ایک حصہ ہی سمجھا جاتا ہے۔ سترھویں صدی میں ڈچ نے اس پر قبضہ جمانے کی کوشش کی۔ مگر ۱۶۶۲ء میں انہیں چین کے ہاتھوں بُری طرح شکست ہوئی۔ اور انہیں اس جزیرہ کو خالی کرنا پڑا۔ اس کے بعد چین کے لوگ بڑی تعداد میں یہاں آکر آباد ہونے شروع ہو گئے۔ اٹھارویں صدی میں اس کی آبادی اس جزیرہ میں ۳۰ لاکھ تک پہنچ گئی۔ مگر ۱۸۹۵ء میں جب جاپان کے ہاتھوں چین کو شکست ہوئی۔ اور جاپان کی طاقت کا نشان چمکا تو اس وقت چین کو یہ جزیرہ خالی کرنا پڑا۔ اور شمونسکی کے معاہدہ کے مطابق یہ جزیرہ جاپان کے قبضہ میں چلا گیا۔ مگر اس کے باوجود یہاں کے لوگوں نے مزاحمت کا سلسلہ جاری رکھا۔ ان کے دل و دماغ نے جاپان کی اطاعت قبول نہ کی۔ اور ری پبلک قائم کی۔ جاپانیوں نے اس کے باوجود اپنا قبضہ جمائے رکھا۔ اس کے خلاف جدوجہد کا سلسلہ جاری رکھا۔ جن میں ۱۹۳۰ء کی تحریک خاص اہمیت رکھتی ہے۔

پھر چین کا قبضہ

اس دوران میں دوسری جنگ عظیم شروع ہو گئی۔ اتحادیوں نے ایک اجلاس میں جنوب مشرقی ایشیائی ممالک کے مستقبل پر بھی غور کیا۔ ایک بیان میں جو کہ اس اجلاس کے بعد جاری کیا گیا۔ اعلان کیا گیا۔ کہ جاپان کو ان تمام جزائر سے محروم کیا جائے گا۔ جو کہ بحرالکاہل کے ساحل پر ہیں۔ جو کہ شانتنگ میں اس کے قبضہ میں ہیں۔ اور جن پر اس نے پہلی جنگ عظیم کے وقت قبضہ کیا تھا۔ علاوہ ازیں وہ تمام علاقے جو کہ اس نے چین سے مختلف ذرائع سے حاصل کیے تھے۔ مثلاً منچوریا۔ فارموسا۔ اور پیسکڈورز اس چین کی ری پبلک کو واپس کیے جائیں گے۔ بعد میں ۲۶ جولائی ۱۹۴۵ء میں جب کہ اتحادی لیڈروں کا پوٹسڈم کے مقام پر اجلاس کیا گیا اور یہ اعلان ہوا۔ کہ قاہرہ کانفرنس کے نتیجے کی تکمیل ہو کہ چین کو اس کے علاقے دلائے جائیں گے اور ایک مہینہ کے بعد فارموسا کا جزیرہ چیانگ کائی شیک کی حکومت کے حوالے کر دیا گیا۔ جو کہ ان دنوں چین میں برسر اقتدار تھا۔

چیانگ کائی شیک فارموسا میں

چین کی گھریلو لڑائی اس دوران میں شروع ہو گئی۔ کمیونسٹوں اور چیانگ کائی شیک کے درمیان جنگ ہوئی۔ جس میں چیانگ کو زبردست شکست ہوئی۔ اور ان حالات سے مجبور ہو کر ۱۹۴۹ء میں فارموسا کے جزیرہ میں پناہ لینے پر مجبور ہو گیا۔ امریکہ جس نے چیانگ کو اس کے چین کے اقتدار کے دوران میں بڑی مدد کی تھی۔ اس وقت اس امر کے متعلق فیصلہ نہ کر سکا کہ کیا انہیں فارموسا کی حفاظت کرنی چاہیئے جنرل میکارتھر ایسے لوگ اس خیال کے تھے کہ فارموسا میں بھی فوجی امداد دی جانے کیونکہ وہ یقین رکھتے تھے۔ کہ اگر فارموسا بھی چین کی کمیونسٹ حکومت کے ہاتھوں میں چلا گیا تو فلپائن اور جاپان وغیرہ کی پوزیشن بھی خطرے میں پڑ جائے گی۔ اور ہو سکتا ہے۔ کہ امریکہ کو بحرالکاہل کے ساحل تک پیچھے ہٹنا پڑے۔ امریکہ کے سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ نے یہ محسوس کرتے ہوئے کہ چین میں چیانگ کی شکست سیاسی شکست ہے۔ جس کی وجوہات کی بناء پر چیانگ کائی شیک کو مدد جاری رکھنے میں پس و پیش کیا اور اس کے ساتھ ہی ۸ جنوری ۱۹۵۰ء کو پریذیڈنٹ ٹرومین نے ایک اعلان کر کے فارموسا پر چین کی اتھارٹی کو تسلیم کیا۔ اور ساتھ ہی کہا کہ امریکہ کا کوئی ارادہ نہیں ہے کہ اس کی مسلح فوجیں اس کے معاملات میں مداخلت کریں۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ کسی ایسی پالیسی پر نہیں چلے گا۔ جس سے چین میں خانہ جنگی ہو اس طرح امریکہ کی حکومت فارموسا میں چین کی فورس کو ملٹری امداد اور مشورہ نہیں دے گی۔

امریکہ حرکت میں

اس کے بعد کوریا کی لڑائی شروع ہو گئی۔ پریذیڈنٹ ٹرومین نے ایک بیان شائع کیا۔ جس میں انہوں نے اپنے امریکن ساتویں بیڑے کو ہدایت کر دی ہے۔ کہ اگر فارموسا پر کسی وقت حملہ ہوا تو وہ فوراً حرکت میں آجائے اس کے ساتھ ہی انہوں نے چیانگ کائی شیک کو بھی ہدایت کی۔ کہ وہ چین کی موجودہ حکومت کے خلاف ہر قسم کی ہوائی سمندری سرگرمیاں بند کر دے۔ بعد میں جنرل میکارتھر خود فارموسا گئے۔ اور انہوں نے چیانگ کائی شیک کو فوجی امداد دینے کا وعدہ کیا۔ سنڈے ٹائمز نے اس صورت حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا تھا۔ کہ جنرل میکارتھر کا فارموسا کا دورہ اور فارموسا کے محاصرہ کی تجویز فارموسا کے متعلق ابتدائی پالیسی سے مطابقت نہیں کھاتی۔ جس کا اعلان پریذیڈنٹ ٹرومین نے فارموسا کی حالت کے متعلق کیا تھا۔ جنرل میکارتھر کے دورہ کا یہ نتیجہ نکلا گیا۔ کہ امریکہ اب چین کی خانہ جنگی میں چیانگ کائی شیک کی سرگرم حمایت پر ہے۔

چیانگ کائی شیک کی بوڑھی فوج

چین کے وزیر اعظم چو این لائی نے فوراً اعلان کر دیا۔ کہ امریکہ کی گورنمنٹ کی طرف سے کسی قسم کی فوجی مدد کا وعدہ کے باوجود چین کے عوام اس بات کا تہیہ کئے ہوئے ہیں۔ کہ وہ تھوان کو آزاد کر کے دم لیں گے۔ اس طرح چین کے خلاف بھی امریکہ کی مخالفت بڑھ گئی ہے۔

اس وقت بھی دو امریکی بحری بیڑے جنوب مشرقی ایشیا میں موجود ہیں۔ جو کہ فارموسا کا ڈیفنس کر رہے ہیں جب چیانگ کائی شیک فارموسا میں بھاگ کر گئے تھے۔ اور اپنے ساتھ دس لاکھ چینی سپاہی فارموسا لے گئے تھے۔ بعد میں اس فوج میں ۳۴ ہزار اور چینی فوجیوں کا اضافہ ہوا۔ جو کہ کوریا کی جنگ میں قیدی بنائے گئے تھے۔ مگر جنہوں نے چین میں جانے کی بجائے فارموسا میں جانے کو ترجیح دی۔ قوم پرست چین کی فوجوں کو امریکی تربیت یافتہ ماہرین سے فوجی ٹریننگ ملتی رہی ہے۔ جب کہ ان میں سے ایک بڑی تعداد بوڑھی ہو چکی ہے۔ اگرچہ یہ لوگ دعویٰ کرتے رہتے ہیں کہ وہ چین پر چھاپے مارتے رہتے ہیں۔ لیکن وہ کبھی بھی یہ توقع نہیں کر سکتے کہ وہ کسی کی مدد کے بغیر چین کو فتح کر سکتے ہیں۔ امریکہ اگرچہ چین کی موجودہ کمیونسٹ حکومت کے خلاف ہے۔ مگر وہ چیانگ کائی شیک کے مفاد کے لئے چین کو فتح کرنے کی مہم شروع کرنے کے لئے ابھی تیار نہیں ہے۔ مگر فارموسا پر کمیونسٹوں کے حملے ہونے کی حالت میں امریکہ کی طرف سے جوابی کاروائی شروع ہو گئی یہ ایک ایسا سوال ہے۔ جس پر تشویش کا اظہار کیا جا سکتا ہے۔ الغرض یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ فارموسا کا یہ جزیرہ اس وقت بین الاقوامی توجہ کا مرکز بن رہا ہے۔

شاہد کلاس کے طلبہ کا نتیجہ

امسال وکالت تعلیم تحریک جدید نے جامعۃ المبشرین کی شاہد کلاس کے نو طلبہ کا امتحان لیا تھا۔ ان میں سے چھ پاس ہیں۔ اور ایک کمپارٹمنٹ میں آئے ہیں۔ صرف دو طالب علم فیل ہوئے ہیں سوں کامیاب طلبہ کو مقالہ پیش کرنے پر شاہد کی ڈگری دی جائے گی۔ نتیجہ درج ذیل ہے:۔

۱۔ سید عبد الحی صاحب $\frac{670}{1000}$ اول
۲۔ سلطان محمود صاحب انور ۵۷۴ دوم
۳۔ شیخ رشید احمد صاحب اسحٰق ۵۷۰ سوم
۴۔ محمد بشیر صاحب شاد $\frac{540}{1000}$
۵۔ فضل الٰہی صاحب انوری ۵۳۴
۶۔ مسعود حسین صاحب ۵۰۱
۷۔ مرزا حنیف احمد صاحب کمپارٹمنٹ درگروپ (ب و ج)

(پرنسپل جامعۃ المبشرین)

ولادت

(۱) برادرم سید بشیر شاہ صاحب منیجر دواخانہ خدمت خلق ربوہ کو مورخہ $\frac{9}{9}$ ۵۱ کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب مولود کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ (عباد اللہ گیانی)

(۲) عرض ہے۔ کہ میرے چھوٹے بھائی چوہدری محمد علی خان قائد خدام الاحمدیہ چک ۵۶۲ کھیم سنگھ والا تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور کو خدا تعالیٰ نے پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود کی درازی عمر اور خادم احمدیت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار ناظر علی خان سیکرٹری مال چک ۵۶۲ کھیم سنگھ والا تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور)

(۳) کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو مورخہ $\frac{9}{4}$ ۵۱ کو پہلا پوتا عنایت فرمایا ہے۔ نومولود عزیز عبد السمیع بھٹی کا پہلا بچہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ (شفیق احمد بھٹی)

صوبائی حکومت سیلاب زدوں میں ۳۶ لاکھ روپے تقسیم کر چکی ہے

ڈھاکہ ۱۹ر ستمبر۔ حکومت مشرقی پاکستان اس وقت تک دس سیلاب زدہ اضلاع کے لئے ۳۶ لاکھ روپے دے چکی ہے۔ ۷ لاکھ ۶۳ ہزار روپیہ مفت امداد کے طور پر تقسیم کیا جا چکا ہے۔ اور ۱½ لاکھ روپیہ مکانوں کی تعمیر کے لئے مفت دیا جا چکا ہے۔

سیلاب زدہ لوگوں میں ایک لاکھ روپے کا کپڑا بھی مفت تقسیم کیا جا چکا ہے۔ سیلابی علاقوں کے کالجوں کے مستحق طلباء کی امداد کے لئے ایک کمیٹی بھی قائم کر دی گئی ہے۔ ۲ لاکھ ۸ ہزار من چاول مفت تقسیم کئے گئے ہیں۔ ۲۳ لاکھ دس ہزار روپے زرعی قرضوں کے لئے مخصوص کئے گئے ہیں۔ اس رقم کا ایک حصہ تقسیم کیا جا چکا ہے۔ اور باقی ماندہ تقسیم کیا جا رہا ہے۔ مکان بنانے کے لئے ۲ لاکھ ۲ ہزار روپیہ قرض کے طور پر دیا جائے گا۔

مشرقی بنگال کے سیلاب کے بارے میں جو اطلاعات ملی ہیں۔ ان سے پتہ چلا ہے۔ کہ عام اضلاع میں سیلاب کا پانی اتر رہا ہے۔ البتہ راج شاہی کے قریب دریائے پدما میں پانی چڑھ گیا ہے۔ وبائی امراض کی روک تھام کی پوری کوشش کی جا رہی ہے۔ اس وقت تک ۲۸ لاکھ ۶۸ ہزار اشخاص کے ٹیکے لگائے جا چکے ہیں۔

لاؤس کے وزیر دفاع کو قتل کر دیا گیا

وینچیائی (لاؤس) ۲۰ر ستمبر۔ آج دہشت پسندوں نے لاؤس کے وزیر دفاع کو ہلاک اور نائب وزیر اعظم کو شدید مجروح کر دیا۔ اطلاع ملی ہے کہ جنرل کوا وراؤں وزیر دفاع کی طرف سے ان کی اپنی اقامت گاہ میں ایک پارٹی دی گئی تھی۔ جس میں کابینہ کے دوسرے ارکان، ممتاز شہری اور فوجی اور غیر فوجی افسر بھی شریک تھے ایک دہشت پسند کسی نہ کسی طرح وزیر دفاع کی اقامت گاہ میں گھس گیا۔ اور اس نے دستی بم پھینکنے کے علاوہ ریوالور سے گولیاں بھی چلائیں جن کی وجہ سے وزیر دفاع کو اتنے شدید زخم آئے۔ کہ وہ دو گھنٹے کے بعد وفات پا گئے۔

نائب وزیر اعظم سنانی کو نے بھی سخت مجروح ہوئے ہیں۔ اور وہ ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ وزارت خارجہ کے ایک اعلیٰ افسر کی بیوی بھی سخت زخمی ہوئی ہے۔ حملہ آور بھاگ گیا۔ وہ ابھی تک گرفتار نہیں ہو سکا۔ اس واقعہ سے سارے دار الحکومت میں سنسنی پھیل گئی ہے۔

مصر اور برطانیہ کے سمجھوتہ پر اسی ہفتے دستخط ہو جائیں گے

قاہرہ ۲۰ر ستمبر معلوم ہوا ہے۔ کہ علاقہ سویز کے بارے میں مصر اور برطانیہ اسی ہفتے ایک معاہدے پر دستخط کر دیں گے۔ قاہرہ میں اس سلسلے میں جو بات چیت ہو رہی تھی وہ آخری مرحلے میں داخل ہو چکی ہے۔ اس اثناء میں باخبر حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ علاقہ سویز سے برطانوی فوجوں کے انخلاء کا کام تیز تر کر دیا جائے گا۔ دونوں ملکوں کی مفاہمت کے مطابق برطانوی فوج کو ۲۰ ماہ کے اندر اندر مصر سے نکل جانا چاہیئے۔ قاہرہ کے برطانوی حلقوں کا خیال ہے کہ چار ہزار سپاہیوں کو ہر مہینے مصر سے نکالا جائے گا۔ ان حلقوں کا بیان ہے کہ اس ہفتے مزید بارہ سو برطانوی سپاہی علاقہ سویز سے نکل جائیں گے۔ حکومت برطانیہ نے اس علاقے سے دو لاکھ ٹن فوجی سامان لے جانے کے لئے ایک برطانوی جہازی کمپنی کو ٹھیکہ دیدیا ہے

میجر جنرل سکندر مرزا ایک ماہ کی چھٹی پر لندن جا رہے ہیں

کراچی ۲۰ر ستمبر۔ مشرقی بنگال کے گورنر، میجر جنرل اسکندر مرزا علاج کی غرض سے ایک مہینہ کی چھٹی پر لندن جا رہے ہیں۔ آپ اگلے ہفتے لندن روانہ ہوں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ انہیں جوانی میں ریڑھ کی ہڈی کے قریب گولی کا زخم آیا تھا۔ جس کی وجہ سے انہیں شدید درد رہتا ہے آپ لندن میں اس عارضہ کا علاج کرا رہے تھے۔ کہ آپ کو اچانک مشرقی بنگال کی گورنری سنبھالنے کے لئے علاج ادھورا چھوڑ کر مشرقی پاکستان جانا پڑا۔ آپ کی چھٹی اور پاکستان سے روانگی کے متعلق ایک سرکاری اعلان چند دنوں تک کر دیا جائے گا۔ خیال ہے کہ میجر جنرل اسکندر مرزا کی عدم موجودگی میں مشرقی بنگال کے چیف جسٹس مسٹر ایس۔ صوبہ کی گورنری کے فرائض سرانجام دیں گے۔

جاپان میں ایک اور طوفان

ٹوکیو: ۲۰ر ستمبر۔ ٹوکیو کے علاقے میں ایک اور شدید طوفان آیا۔ جس کی وجہ سے ۲۲ اشخاص ہلاک اور ۱۳ زخمی ہوئے اور ۲۸ گم ہو گئے سینکڑوں مکانوں کو نقصان پہنچا۔ اور لاتعداد مکانوں میں پانی بھر گیا۔ ایک ہفتہ میں یہ دوسرا طوفان آیا ہے۔

امریکہ کو نئے سال میں چار کروڑ ستر ارب ڈالر کا خسارہ ہوگا

نیویارک ۲۰ر ستمبر۔ صدر آئزن ہاور کے مشیروں نے انہیں بتا دیا ہے کہ امریکی حکومت کو سال رواں کے میزانیہ میں چار کروڑ ستر ارب ڈالر کے خسارہ کا سامنا کرنا ہو گا۔ یہ خسارہ ۳۰ر جون ۱۹۵۵ء کو ختم ہونے والے خسارہ سے ایک ارب ستر کروڑ ڈالر زیادہ ہے۔ خسارے کی ایک وجہ ٹیکسوں میں کمی ہے۔ آمدنی بھی توقع سے بہت کم ہوگی۔ کیونکہ ان کا منافع بہت کم ہے

سال رواں میں ٹیکسوں کی کل آمدنی کا تخمینہ ۵۹ ارب تیس کروڑ ڈالر ہے گذشتہ برس کی کل آمدنی ۶۴ ارب ساٹھ کروڑ ڈالر تھی۔ یہ رقم صدر آئزن ہاور کے اس تخمینہ سے تین ارب تیس کروڑ ڈالر کم ہے۔ جس کا ذکر انہوں نے جنوری میں کیا تھا ... ارب ڈالر کی کمی، آبکاری کے اس ٹیکس کو گھٹانے سے ہوئی ہے۔ جو کانگرس نے صدر کی مرضی کے خلاف منظور کر لی تھی۔

وفاقی حکومت کے اخراجات کا تخمینہ ۶۳ ارب ۹۷ کروڑ اسی لاکھ ڈالر ہے یعنی گزشتہ برس کی نسبت ۳ ارب ۷۱ کروڑ دس لاکھ ڈالر کم۔ قومی تحفظ کے اخراجات کا اندازہ ۴۱ ارب ڈالر ہے یہ بھی گذشتہ سال سے ۴ ارب تیس کروڑ چالیس لاکھ ڈالر کم ہے۔ لیکن بعض مدات پر خرچ بڑھ بھی گیا ہے۔ یعنی جوہری توانائی پر دو ارب بیس کروڑ ڈالر کی رقم صرف ہوگی۔ جو گذشتہ سال سے تیس کروڑ ستر لاکھ ڈالر زیادہ ہے

یورپ کی مشاورتی کونسل کا اجلاس

پیرس ۲۰ر ستمبر۔ یورپ کی مشاورتی اسمبلی کی کونسل کا اجلاس شروع ہے۔ وزیر خارجہ بلجیم نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ مغربی جرمنی کو دوبارہ مسلح کر دینا چاہیئے۔ ورنہ امریکہ یورپ سے اپنی فوجیں واپس لے جائے گا۔

آپ نے کہا کہ اگر امریکہ نے یورپ سے اپنی فوجیں واپس بلا لیں اور عام قاعدے کے مطابق برطانیہ نے بھی اس کی تقلید کی۔ تو مغربی یورپ کے ملک بالکل تنہا رہ جائیں گے۔ ہو سکتا ہے کہ اس سے جنگ شروع ہو جانے کا خطرہ پیدا ہو جائے اور وہ روسی فوجیں جو ہمارے چاروں طرف موجود ہیں حملہ کر دیں۔

اخوان المسلمین کا مرکزی دفتر دمشق میں منتقل ہو جائے گا

دمشق ۲۰ر ستمبر۔ حکومت شام نے اخوان المسلمین کو حکم دیا ہے کہ وہ حکومت مصر کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کے مجاز نہیں۔

اس جگہ اس امر کا اظہار ضروری ہے کہ پچھلے ہفتے اخوان المسلمین کا ایک اجلاس دمشق میں منعقد ہوا تھا۔ جس میں کرنل ناصر وزیر اعظم مصر کے خلاف قرارداد منظور کی گئی تھی۔ اور برطانیہ اور مصر کے سمجھوتہ کو ناکام بنانے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ اطلاع ملی ہے کہ اخوان المسلمین کے مرکزی دفتر نے قاہرہ سے دمشق میں منتقل ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

اخوان المسلمین نے پھر کرنل ناصر کی حکومت کے خلاف مظاہرہ کیا۔ پولیس نے اخوان المسلمین کے متعدد ارکان گرفتار کر لئے اور کہا جاتا ہے کہ گرفتار شدگان کے قبضے سے دستی بم بھی برآمد ہوئے ہیں۔

نہرو سے جمعیۃ العلماء کے وفد کی ملاقات

نئی دہلی ۲۰ر ستمبر۔ جمعیۃ العلماء ہند کے ایک وفد نے پنڈت نہرو سے ملاقات کی اور فرقہ وارانہ فسادات کی روک تھام کے لئے مؤثر قدم اٹھانے پر زور دیا۔

مشرقی بنگال کے سیلاب زدگان کی امداد کیلئے پنجاب مزید ایک لاکھ روپیہ دیگا

لاہور ۲۰ ستمبر :- پنجاب کی مشرقی بنگال سیلاب امدادی کمیٹی کا اجلاس آج زیر صدارت سردار عبدالحمید دستی وزیر زراعت پنجاب سول سیکرٹریٹ میں منعقد ہوا۔ جس میں یہ طے کیا گیا۔ کہ اس ماہ کے اختتام تک مرکزی سیلاب امدادی کمیٹی کو مزید ایک لاکھ روپیہ کی رقم بھیج دی جائے۔ اس طرح پنجاب کی طرف سے امدادی کاموں کے لئے دی جانے والی رقم تین لاکھ تک پہنچ جائے گی۔ سردار دستی نے انکشاف کیا کہ ایک روپیہ دو روپیہ اور پانچ روپے کی ساڑھے چھ ہزار رسید بکیں اضلاع میں تقسیم کرنے کے لئے تیار کر لی گئی ہیں۔ یہ رسید بکیں تمام اضلاع کی امدادی کمیٹیوں کو ان کے کوٹے کے حساب سے تقسیم کر دی جائیں گی۔ سردار دستی نے یہ بھی بتایا کہ محترمہ فاطمہ جناح کی طرف سے انہیں پیغام موصول ہوا ہے کہ مشرقی بنگال کے اندرونی اضلاع میں کام کرنے کے لئے رضاکاروں کی شدید ضرورت ہے۔ کمیٹی نے فیصلہ کیا کہ ایسے رضاکاروں کی فہرست تیار کی جائے۔ جو چوبیس گھنٹوں کا نوٹس ملنے پر جانے کے لئے تیار ہو جائیں۔

حضرت مسیح ناصری کی ہندوستان میں تشریف آوری

(بقیہ صفحہ ۴)

پروفیسر چارلس کٹلر ٹوری نے جو کہ السنہ سامیہ کے بہت بڑے فاضل ہیں۔ اپنی کتاب The Four Gospel میں آرامی زبان پر ایک مبسوط مقالہ شامل کیا ہے۔ جس میں تاریخی شہادتوں کی بناء پر وہ ثابت کرتے ہیں۔ کہ یہود جس ملک میں جلاوطنی کی زندگی گذار رہے تھے وہاں اُن کی زبان آرامی تھی (صفحہ ۲) ان ممالک میں سے جہاں یہود کے آباد ہونے کا ذکر کیا گیا۔ ایک ملک پارتھیا ہے جس کی مشرقی حدود دریائے سندھ کے کنارے تک جاتی تھیں۔ ہندوستان کا شمالی حصہ پارتھیا کی حدود میں شامل تھا (تاریخ کیمبرج ہندوستان حصہ اول صفحہ ۳۸)

آرامی زبان کی وسعت کے متعلق پروفیسر مذکور لکھتے ہیں :-

"پہلی صدی مسیحی میں آرامی زبان کی وسعت کا یہ حال تھا کہ اس زبان کو جاننے والے کسی شخص کو بحیرہ اسود سے بالائی مصر تک اور ہندوستان کے حدود سے بحیثین کے کناروں تک کسی قسم کی دقت پیش نہ آتی تھی وہ ہر جگہ جا سکتا تھا اور اس کی ہر بات سمجھی جاتی تھی" (صفحہ ۲۵۲)

پہلی صدی مسیحی میں آرامی زبان کی اس وسعت کے پیش نظر غور کیجئے کہ حضرت مسیح ناصری کے پیغام کے لئے یہ زبان کس درجہ موزوں تھی۔ آپ کو فلسطین سے لیکر ہندوستان کی حدود تک اور پھر شمال مغربی ہندوستان میں یہودی قبائل میں تبلیغ کے لئے یہ زبان بے حد ممد ثابت ہوئی۔

مزید برآں بدھ مذہب کے قدیم لٹریچر سے تو یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ آپ نے بعض مقامی زبانیں بھی سیکھیں۔ چنانچہ تبت کے آثار سے بھوج پتر پر لکھے ہوئے حضرت مسیح ناصری کے سوانح برآمد ہوئے ہیں جو روسی سیاح نکولس نوٹووچ نے Unknown life of Jesus Christ کے نام شائع کر دیئے ہیں۔ اس کتاب سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض ہندوستانی زبانوں کی

جو کہ بھی آپ نے تعلیم حاصل کی۔ جن کے ذریعہ اور ہندو لٹریچر سے آپ نے واقفیت حاصل کی۔

نوٹ :- یہاں یہ ذکر کر دینا بھی مناسب ہوگا کہ کشمیری زبان بھی عبرانی اور آرامی سے متاثر ہے۔ اس سلسلے میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے قابل قدر تحقیق کی ہے جو کہ آپ کی کتاب "تحقیق جدید متعلق قبر مسیح" موسومہ ہے آپ نے ثابت کیا ہے کہ کشمیری زبان میں عبرانی الفاظ بڑی کثرت سے پائے جاتے ہیں۔

لاہور میں ہلکی ہلکی بارش

لاہور ۲۰ ستمبر :- لاہور میں آج صبح سے سہ پہر تک ہلکی ہلکی بارش ہوتی رہی جس سے درجہ حرارت میں کافی کمی ہو گئی۔ موسمی اطلاعات کے مطابق اگلے چوبیس گھنٹوں میں مطلع ابر آلود رہے گا اور کسی کسی وقت ہلکی بارش ہوگی کل دن کے درجہ حرارت میں اور کمی ہو جائیگی۔ کل طلوع آفتاب ۵ بجکر ۴۷ منٹ پر اور غروب آفتاب ۶ بجکر ۴ منٹ پر ہوگا۔

ہائیڈروجن بم سے خوف زدہ ہو کر شہری دفاع کی منصوبوں کو ترک نہیں کرنا چاہیئے

سابق برطانوی وزیر خارجہ مسٹر ہربرٹ موریسن کا بیان

لندن ۲۰ ستمبر :- سابقہ لیبر وزارت کے وزیر خارجہ مسٹر ہربرٹ موریسن نے ان تمام لیبر حکام پر "غداری" کا الزام لگایا ہے۔ جنہوں نے ہائیڈروجن بم کے خوف و ہراس سے پیدا ہونے والے مسائل کی بناء پر شہری دفاع کے منصوبوں کو ترک کر دیا ہے۔

انہوں نے جریدہ "لیبر پریس سروس" میں لکھا ہے۔ کہ ہم کچھ نہیں کریں گے یا سب کچھ مرکزی حکومت کے لئے اٹھا رکھیں گے کی پالیسی پر عمل کرنا ان صحت مندانہ طبعیاتی اصولوں کی نفی کرنا ہے۔ جن کے لئے ہماری جدوجہد جاری ہے اپنے زخمیوں یا بے خانماں لوگوں کو ہر امکانی امداد کے بغیر چھوڑ دینے کا مطلب یہ ہوگا کہ ہم عیسائیت کے اصولوں اور سوشلسٹ اخلاقی قدروں سے انحراف کر رہے ہیں

آواز سے زیادہ تیز رفتار طیارے

واشنگٹن ۲۰ ستمبر :- امریکہ کی فضائی فوج کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ محکمہ نے آواز کی رفتار سے بھی تیز اُڑنے والے ایک سو ہوائی جہازوں کی تیاری کا آرڈر دیا ہے ان ہوائی جہازوں کی تیاری پر دس کروڑ ڈالر سے بھی زیادہ رقم خرچ ہوگی۔

کومنتانگ اور امریکی حکومت میں خفیہ معاہدہ

واشنگٹن ۲۰ ستمبر :- ڈیموکریٹک پارٹی نے دعویٰ کیا ہے۔ کہ جنرل چیانگ کائی شیک اور صدر آئزن ہاور کی حکومت کے درمیان ایک خفیہ معاہدہ ہوا ہے۔ پارٹی نے صدر آئزن ہاور اور مسٹر ڈلس کی خارجہ پالیسی پر نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ وہ نوحالی دھونس سے کام نکالنا چاہتے ہیں۔

لیڈر (بقیہ صفحہ ۳)

زیر عنوان ماہر القادری کا ایک مکتوب مولانا نصر اللہ خان عزیز کے نوٹ کے ساتھ شائع کیا ہے۔ جس میں مندرجہ ذیل الفاظ جماعت احمدیہ کے خلاف ملک میں منافرت کے جذبات بھڑکانے کے لئے موجود ہیں۔

"قادیانیوں کے کفر اور خارج از ملت ہونے پر تمام عالم اسلام متفق ہیں۔ مولانا مودودی کے "مسئلہ قادیانیت" اور مولانا ابو الحسن علی میاں کی کتاب نے ان قادیانیوں کو بالکل بے نقاب کر دیا ہے۔ عالم اسلام اب ان کے شر سے محفوظ رہے گا۔

یہاں کی ایک معتبر شخصیت کی زبانی معلوم ہوا کہ اب سے چند سال پہلے ایک قادیانی کے حج کے لئے آنے کی اطلاع ملی تھی سو اسے تین دن جدہ میں روک کر واپس کر دیا گیا"

مولانا نصر اللہ خان عزیز نے دیدہ ودانستہ ان الفاظ کو اسی غرض کے لئے شائع کیا ہے ہم حکومت کے متعلقہ ارباب اختیار سے دریافت کرنے کا حق رکھتے ہیں کہ کیا انہوں نے اس پر "تسنیم" کا کوئی نوٹس لیا ہے؟ ان الفاظ کو اس طرح دیدہ دلیری سے شائع کرنے سے حکام متعلقہ پر واضح ہو جائے گا کہ پچھلے دنوں تسنیم اور نوائے پاکستان نے لفظ "ملّا" کو کھینچ تان کر جو معنی پہنانے کی کوشش کی تھی۔ اس سے بھی ان کی غرض صرف احمدیوں کے خلاف عوام کو ناحق بھڑکانے کے سوا اور کچھ نہیں تھی۔ اور یہ سب کچھ ایک سوچی سمجھی ہوئی تدبیر کے مطابق کیا جا رہا ہے۔ اگر حکومت نے بروقت اس کا سدباب کیا۔ تو یہ لوگ اور بھی کھل کھیلیں گے۔

نیروبی ۲۰ ستمبر :- کینیا میں جمعہ کی رات کو دہشت پسندوں نے جن دو سو ماؤ ماؤ کو جیل سے چھڑا لیا تھا کل ان میں سے ۷ کو دوبارہ گرفتار کر لیا گیا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۲۵۴